31 جنوری 2018ء

بینک زرعی قرضے کے فروغ کے لیے کمیٹیاں تشکیل دیں: گورنر اسٹیٹ بینک کی ہدایت

اسٹیٹ بینک آف پاکستان کے جناب گورنر طارق باجوہ نے تمام بینکوں کے صدور اور سی ای اوز پر زور دیا ہے کہ وہ اپنے اداروں میں زرعی قرضے کے فروغ کے لیے کمیٹیاں تشکیل دیں، جن میں تمام گروپ سربراہان شامل ہوں اور وہ ذاتی طور پر ان کمیٹیوں کی سربراہی کریں۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے 31 جنوری 2018ء کو کراچی میں زرعی قرضے کی مشاورتی کمیٹی (اے سی اے سی) کے وسط مدتی جائزہ اجلاس کی صدارت کرتے ہوئے کیا۔

جولائی تا دسمبر 2017ء کے دوران زرعی قرضوں کی فراہمی کے سلسلے میں ہونے والی پیش رفت کا جائزہ لیتے ہوئے انہوں نے زرعی قرضے کے فروغ کے لیے بینکوں کی کوششوں کو سراہا۔ انہوں نے کہا کہ بینکوں نے مالی سال 18ء کے پہلے چھ ماہ کے دوران 432 ارب روپے جاری کیے، جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ 1001 ارب روپے کے زرعی قرضوں کی فراہمی کا ہدف حاصل کرلیا جائے گا۔ انہوں نے مزید کہا کہ زرعی قرضوں کے انفراسٹرکچر میں بہتری آنے سے خیبر پختونخوا اور بلوچستان جیسے کم سہولتوں کے حامل صوبوں میں زرعی قرضوں کی فراہمی کے حوالے سے مثبت رجحان پیدا ہوا ہے، تاہم زرعی قرضوں کے انفراسٹرکچر میں مزید اضافہ کرکے علاقائی عدم مساوات کو کم کرنے کے لیے ٹھوس اقدامات کی ضرورت ہے۔ زرعی قرضوں کی فراہمی کو ترجیح بنانے کی غرض سے گورنر اسٹیٹ بینک نے یہ ہدایت دی کہ زرعی قرضوں کے فروغ کے لیے ادارہ جاتی کمیٹیوں کی مدد سے باہمی اشتراک میں اضافہ ہوگا اور اداروں کے اندر زرعی قرضوں کی فراہمی کی نگرانی یقینی بن سکے گی۔ انہوں نے بینکوں کو یہ ہدایت بھی دی کہ وہ زرعی قرضوں کا مؤثر ڈھانچہ تشکیل دیں، جس میں زرعی قرضوں کی ٹیموں کی رپورٹنگ لائنز مربوط ہوں تاکہ زرعی مالیات بینکوں کی کارکردگی کا ایک کلیدی اظہاریہ بن جائے۔

اجلاس کے شرکا سے کلیدی خطاب میں انہوں نے اے سی اے سی کے 25 اگست 2017ء کو ہونے والے گذشتہ اجلاس کے دوران شناخت کیے گئے چار اہم نکات یاد دلائے۔ ان میں 1001 ارب روپے کے قرضے کے اجرا کا ہدف حاصل کرنا، خصوصاً پیداواری قرضوں کے لیے چھوٹے کاشت کاروں کی قرضہ ضروریات پوری کرنے کے لیے مالی شمولیت میں اضافہ کرنا، زرعی قرضوں پر مارک اپ ریٹس کو معقول بنانا تاکہ نہایت کم ڈسکاؤنٹ ریٹ کے فائدے کاشت کاروں کو منتقل کیے جائیں، اور علاقائی تفاوت کم کرنے کے لیے کم ترقی یافتہ علاقوں اور صوبوں میں بینکوں کے اثرات بڑھانا شامل ہیں۔

گورنر نے بتایا کہ پہلے چھ ماہ کے دوران بینکوں سے زرعی قرضے لینے والوں کی تعداد میں 182000 کا اضافہ ہوا ہے جس کی بڑی وجہ مائیکروفنانس بینکوں کے قرض لینے والوں کی شمولیت ہے۔ تاہم گورنر نے پانچ بڑے کمرشل بینکوں اور اسپیشلائزڈ بینکوں کے قرض لینے والوں کی تعداد میں کمی پر تشویش ظاہر کی اور بینکوں کو ہدایت کی کہ دس لاکھ نئے قرض لینے والوں کا مجموعی ہدف حاصل کرنے کے لیے چھوٹے قرض لینے والوں کی تعداد بڑھانے کے لیے اصلاحاتی اقدامات کریں۔ انہوں نے اسلامی بینکوں پر بھی زور دیا کہ اپنے زرعی قرضہ جاتی ڈھانچے کو مضبوط بناکر اور اختراعی مصنوعات متعارف کراکے زرعی فنانس انڈسٹری کے فروغ میں کردار ادا کریں۔

انہوں نے مزید کہا کہ گذشتہ چھ ماہ کے دوران بینکوں کی زرعی شرح قرض گاری میں کوئی تبدیلی نہیں آئی ہے۔ انہوں نے کمرشل نیز مائیکروفنانس بینکوں پر زور دیا کہ کہ اپنے کاروباری امور کا جائزہ لیں اور چھوٹے کاشتکاروں کو سستی شرحوں پر زرعی قرضے فراہم کریں۔ انہوں نے کمرشل بینکوں کو بھی ترغیب دی کہ خصوصاً کم سہولتوں کے حامل علاقوں میں مائیکروفنانس بینکوں/اسلامی بینکوں کے وسیع نیٹ ورک کا فائدہ اٹھائیں اور ان اداروں کو فنڈنگ فراہم کریں۔

زرعی چیمبرز کے نمائندگان نے زرعی پراسیسنگ یونٹس اور لائیو اسٹاک فارمنگ کے لیے کنٹرولڈ شیڈز کی تنصیب کی خاطر فنانسنگ کی ضرورت پر روشنی ڈالی۔ وفاقی اور صوبائی حکومتوں کے عہدیداروں نے بھی زرعی قرضوں کے فروغ کے لیے ان اقدامات کی حمایت کی۔ بینکوں نے اسٹیٹ بینک کے مقرر کردہ اہداف کے حصول کے لیے بھرپور عزم کا اظہار کیا۔

اختتامی کلمات میں گورنر نے مالی سال 18-2017ء کے لیے زرعی قرضے کے مجموعی ہدف کے حصول، چھوٹے کاشتکاروں کو پیداواری قرضوں کی فراہمی، روزگار میلوں کے قیام کے ذریعے خصوصاً کم سہولتوں کے حامل صوبوں میں زرعی قرضے کا ڈھانچہ بہتر بنانے کی کوششیں جاری رکھنے کے عزم کا اعادہ کیا۔ انہوں نے بینکوں، صوبائی محکمہ ہائے زراعت اور چیمبرز کی حوصلہ افزائی کی کہ چھوٹے کاشتکاروں کو رقوم کی فراہمی کی راہ میں رکاوٹ بننے والے مسائل حل کرنے کے لیے مل جل کر کام کریں۔ آخر میں انہوں نے شرکا کا شکریہ ادا کیا اور امید ظاہر کی کہ مالی ادارے خصوصاً بلوچستان، کے پی کے، گلگت بلتستان اور آزاد جموں و کشمیر جیسے کم سہولتوں کے حامل علاقوں میں اپنے صوبائی/علاقائی اہداف کے علاوہ 18-2017ء کا سالانہ مجموعی ہدف حاصل کرلیں گے۔

اجلاس میں اسٹیٹ بینک کے سینئر حکام، بینکوں کے صدور اور ایگزیکٹوز، وفاقی اور صوبائی حکومتوں کے نمائندوں اور زراعت کے صوبائی چیمبرز نے شرکت کی۔

***